ٹارزن اور دشمن دوست

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی

ٹارزن اور دشمن دوست

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ٹارزن منکو کے ساتھ ساحل پر موجود تھا۔ وہ دونوں ایک اونچی چٹان پر بیٹھے کافی دیر سے سمندر کا نظارہ کر رہے تھے۔ سمندر کا نیلا پانی اور اوپر نیلا آسمان جس پر بادلوں کی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں تیر رہی تھیں ان بادلوں کے قریب راج ہنس اور مرغابیوں کے غول اڑ رہے تھے۔

"سردار۔ کاش میں بھی ایک پرندہ ہوتا"۔ اچانک منکو نے ایک سرد آہ بھر کر کہا تو ٹارزن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا کہا تم نے"۔ ٹارزن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے اس نے صحیح طور پر منکو کی بات سنی ہی نہ ہو۔

"میں نے کہا ہے کہ کاش میں بندر کی بجائے پرندہ ہوتا"۔ منکو نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

"تو اس سے کیا ہوتا"۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

"میں بھی ان راج ہنسوں اور مرغابیوں کی طرح آسمان پر آزادی سے اڑتا پھرتا۔ دور دور فضاؤں کی سیر کرتا اور اوپر سے دنیا بھر کے نظارے کرتا"۔ منکو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے تمہارا گھومنے پھرنے اور سیر کرنے کو دل چاہ رہا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں سردار۔ نجانے کیوں میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں دور دراز کی سیر کروں۔ دنیا کے تمام جنگل دیکھوں۔ جہاں بھی جاؤں مجھے خوبصورت نظارے ہی نظارے نظر آئیں اور میں ان نظاروں میں گم ہو کر رہ جاؤں"۔ منکو نے کہا۔

"تو اس میں تمہیں پرندہ بننے کی کیا ضرورت ہے۔ دنیا کی سیر تو تم میرے ساتھ ویسے بھی کر سکتے ہو"۔ ٹارزن نے کہا۔

"نہیں سردار۔ دنیا کے نظارے دیکھنے کا جو مزہ

آسمان سے آتا ہے وہ زمین سے کہاں آ سکتا ہے"۔ منکو نے کہا۔

"کہو تو میں تمہیں آسمان پر بھیج دوں"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آسمان پر۔ وہ کیسے"۔ منکو نے چونک کر کہا۔

"میرے لئے یہ کام مشکل نہیں ہے۔ بس تمہیں اٹھا کر سمندر میں پھینکنا پڑے گا اور تم چند ہی لمحوں میں ڈوب جاؤ گے اور تمہاری روح فوراً آسمانوں پر چلی جائے گی۔ پھر تم کرتے رہنا آسمان سے دنیا بھر کے نظارے"۔ ٹارزن نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو منکو کا منہ بن گیا۔

"سردار۔ تم تو ہر وقت مجھے ہلاک کرنے کے بارے میں ہی سوچتے رہتے ہو"۔ منکو نے منہ بنا کر کہا۔

"آسمان سے خوبصورت نظارے دکھانے کا میرے پاس اس سے تو آسان راستہ اور کوئی نہیں ہے"۔ ٹارزن نے ہنس کر کہا۔

"تم تو دشمن سردار ہو"۔ منکو نے کہا تو اس کے

دشمن سردار کہنے پر ٹارزن بے اختیار ہنس پڑا۔

"لو۔ ایک تو میں تمہارا بھلا کر رہا ہوں اور تم مجھے دشمن سردار کہہ رہے ہو"۔ ٹارزن نے کہا۔

"میں باز آیا تمہارے اس بھلا کرنے سے"۔ منکو نے اس انداز میں کہا کہ ٹارزن ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اچانک منکو کی نظر سمندر میں دور ایک دھبے پر پڑی۔

"وہ کیا ہے"۔ منکو نے کہا۔ ٹارزن نے بھی اس دھبے کو دیکھ لیا تھا۔ وہ کوئی جہاز یا کشتی تھی جو بہت دور ہونے کی وجہ سے انہیں دھبے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

"کوئی کشتی معلوم ہوتی ہے"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ دونوں خاموشی سے اس دھبے کو دیکھنے لگے جو آہستہ آہستہ واضح ہوتا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں واقعی ایک بڑی سی کشتی کا ہیولا دکھائی دیا۔ کشتی اسی طرف آ رہی تھی۔ کشتی میں بادبان نہیں تھے۔ جب کشتی کافی قریب آگئی تو منکو اور ٹارزن نے اس میں مہذب دنیا کے چار افراد کو دیکھا۔ ان چاروں نے مختلف رنگوں کی

پتلونیں اور شرٹیں پہن رکھی تھیں۔ ان میں سے دو افراد چپو چلا رہے تھے جبکہ دو افراد کشتی کے کنارے پر کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک نے آنکھوں سے دوربین لگا رکھی تھی اور وہ اسی طرف دیکھ رہا تھا جہاں ٹارزن اور منکو موجود تھے۔ وہ چاروں نوجوان تھے اور خاصے صحت مند نظر آ رہے تھے۔

"کون ہو سکتے ہیں"۔ ٹارزن نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جاؤ جا کر خود ہی ان سے پوچھ لو"۔ منکو نے فوراً کہا۔

"شکل و صورت سے تو خاصے شریف نظر آتے ہیں"۔ ٹارزن نے منکو کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی شرافت تو ان کے چہروں سے ٹپکتی نظر آ رہی ہے"۔ منکو نے کہا۔ کشتی آہستہ آہستہ قریب آتی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر میں کشتی ساحل سے آ لگی۔

"آؤ دیکھتے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا اور چٹان سے

چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ساحل کی طرف جانے لگا جہاں ان چاروں میں سے ایک نوجوان نے کشتی سے نکل کر کشتی کو خشکی پر گھسیٹنا شروع کر دیا تھا۔ ٹارزن کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ ان میں سے دو افراد نے زرد رنگ کی قمیضیں پہن رکھی تھیں جبکہ ان کی پتلونیں سرخ اور نیلی تھیں۔ اسی طرح دوسرے دو نوجوانوں کی پتلونیں سرخ اور نیلی تھیں جبکہ ان کی قمیضوں کا رنگ سرخ تھا۔

"کیا تم ٹارزن ہو"۔ ایک نوجوان نے ٹارزن کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ باقی نوجوانوں سے خاصا صحت مند تھا۔ اس کے چہرے پر مونچھیں تھیں جبکہ باقی نوجوانوں کے چہرے داڑھی مونچھوں سے صاف تھے۔ مونچھوں والے نوجوان نے زرد قمیض اور نیلی پتلون پہن رکھی تھی۔

"ہاں۔ میں ٹارزن ہوں۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"۔ ٹارزن نے ان کے قریب جا کر انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جان ہے اور یہ تینوں میرے دوست ہیں۔ یہ رابرٹ ہے، یہ سمتھ اور یہ راجر ہے"۔ نوجوان نے ٹارزن کی طرف ہاتھ بڑھا کر اپنے دوستوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو ٹارزن نے سر ہلا کر باری باری ان سے ہاتھ ملایا۔

"خوشی ہوئی تم سے مل کر"۔ ٹارزن نے رسمی لہجے میں کہا۔ وہ چاروں غور سے ٹارزن کو دیکھ رہے تھے۔ ٹارزن کے مضبوط اور طاقتور جسم کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں اس کے لئے خاصی مرعوبیت نظر آ رہی تھی۔

"مجھے کیسے جانتے ہو"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"لگتا ہے تم نے مجھے نہیں پہچانا"۔ جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا چہرہ جانا پہچانا ضرور ہے مگر"۔ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"غور کرو۔ تمہیں یاد آ جائے گا"۔ جان نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔ ٹارزن کو واقعی اس کا چہرہ جانا پہچانا سا معلوم ہو رہا تھا مگر اسے یاد نہیں آ

رہا تھا کہ اس نے پہلے اس نوجوان کو کہاں دیکھا ہے۔
پھر اچانک ٹارزن چونک پڑا۔

"البرٹ اوہ۔ تمہاری شکل تو البرٹ سے ملتی جلتی ہے۔ کیا تم اس کے بیٹے ہو"۔ ٹارزن نے چونکتے ہوئے کہا تو نوجوان اور اس کے ساتھی مسکرا دیئے۔

"دیکھا۔ میں نے کہا تھا کہ تم مجھے پہچان لو گے۔ ہاں۔ میں البرٹ کا ہی بیٹا ہوں۔ تمہارے دوست البرٹ کا جو تم سے ملنے کے لئے یہاں آتا رہتا تھا"۔ جان نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری شکل واقعی میرے دوست البرٹ سے بے حد ملتی ہے۔ کہاں ہے وہ۔ اسے یہاں آئے ہوئے تو اب عرصہ گزر چکا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اس کا انتقال ہو چکا ہے ٹارزن۔ اسے دل کی بیماری تھی۔ مرنے سے پہلے اس نے مجھے تمہارے بارے میں ساری تفصیل بتا دی تھی اور کہا تھا کہ تم اس کے بہترین دوستوں میں سے ہو۔ وہ تمہاری بہت تعریفیں کرتا تھا۔ اس کے پاس تمہاری تصویریں بھی تھیں۔ میں نے وہ تصویریں دیکھی تھیں اس لئے میں

نے تمہیں فوراً پہچان لیا"۔ جان نے کہا۔

"اوہ۔ اس کی وفات کا سن کر افسوس ہوا ہے۔ ہاں واقعی وہ میرا بہترین دوست تھا۔ وہ جب بھی یہاں آتا تھا زبردستی میری تصویریں بنا کر لے جاتا تھا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ٹارزن۔ میں اپنے باپ کی وصیت لے کر تمہارے پاس آیا ہوں"۔ جان نے کہا۔

"وصیت"۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ مرتے وقت میرے باپ نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے دو سال قبل تمہارے پاس کوئی امانت رکھوائی تھی"۔ جان نے غور سے ٹارزن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"امانت۔ کیسی امانت"۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"لکڑی کا ایک باکس جس میں مٹر کے دانوں جتنے بڑے ہیرے ہیں"۔ جان نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم مجھ سے ہیروں کا باکس لینے کے لئے آئے ہو"۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میرا باپ مر چکا ہے اور وصیت کے مطابق

اب ان ہیروں کا حقدار میں ہوں"۔ جان نے کہا۔

"آؤ۔ جھونپڑی میں چلتے ہیں۔ وہیں چل کر بات کرتے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا تو جان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹارزن نے انہیں ساتھ لیا اور جھونپڑی کی طرف چل پڑا۔ منکو بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ نجانے کیا بات تھی کہ منکو کو ان چاروں نوجوانوں کی نیت ٹھیک معلوم نہیں ہو رہی تھی۔ بظاہر وہ مسکرا رہے تھے مگر ان کی آنکھوں کی چمک صاف بتا رہی تھی کہ وہ بے حد خطرناک اور مکار ہیں۔

البرٹ واقعی ٹارزن کا دوست تھا۔ وہ اکثر ٹارزن کے پاس اس کے جنگلوں میں آتا رہتا تھا۔ وہ چونکہ نیک اور شریف انسان تھا اس لئے ٹارزن اسے بے حد پسند کرتا تھا۔ وہ پڑھا لکھا اور خاصا سمجھ دار انسان تھا۔ ٹارزن کو اس سے سیکھنے کا چونکہ بے حد موقع ملا تھا اس لئے وہ البرٹ کی بے حد عزت کرتا تھا۔

البرٹ نے ٹارزن کو بتایا تھا کہ وہ ہیروں کا بیوپاری ہے۔ اس کے پاس نایاب ہیروں کا خزانہ ہے۔ ایک دو مرتبہ اس نے چند ہیرے لا کر ٹارزن کو تحفے میں بھی دینے چاہے تھے مگر چونکہ ٹارزن کو خزانوں اور دولت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے اس نے ہیرے لینے سے انکار کر دیا تھا۔ البرٹ نے

ٹارزن کو اپنے بیٹے کے بارے میں بھی بتایا تھا لیکن اس نے کہا تھا کہ اس کا بیٹا نافرمان ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خودغرض اور ضدی طبیعت کا مالک ہے جو اس کی نہ کوئی بات سنتا ہے اور نہ ہی مانتا ہے جس کی وجہ سے البرٹ اس سے بہت پریشان اور ناراض تھا۔

البرٹ اپنے بیٹے کو سمجھانے اور اسے سیدھے راستے پر لانے کی ہر ممکن کوشش کر چکا تھا مگر اس کا بیٹا کسی بھی طرح راہ راست پر نہیں آ رہا تھا جس پر البرٹ نے اسے اپنی تمام جائیداد سے عاق کر دیا تھا۔ اس معاملے میں ٹارزن ظاہر ہے البرٹ سے سوائے ہمدردی کے اور کیا کر سکتا تھا۔ پھر ایک روز البرٹ ٹارزن کے جنگل میں آیا تو اس کے پاس ایک لکڑی کا بنا ہوا نہایت خوبصورت صندوقچہ تھا۔ وہ بے حد گھبرایا ہوا اور خاصا پریشان تھا۔ ٹارزن نے اس سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی تو البرٹ نے بتایا کہ اس کا بیٹا اس کی جان کا دشمن بن گیا ہے اور وہ اسے ہلاک کر کے اس سے اس کی دولت ہتھیانا چاہتا ہے۔ اس نے

اس پر جان لیوا حملے بھی کیے تھے۔ البرٹ نے کہا کہ وہ بڑی مشکلوں سے اس سے جان بچا کر یہاں پہنچا تھا۔ اس کے پاس جو ایک لکڑی کا صندوقچہ تھا وہ اس نے ٹارزن کے حوالے کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس میں موجود ہیرے وہ اپنے پاس امانت رکھ لے۔ اگر اس کا بیٹا راہ راست پر آگیا تو وہ اس سے آکر ہیرے لے جائے گا اور اپنے بیٹے کو دے دے گا ورنہ وہ ان ہیروں کو کسی خیراتی فنڈ میں جمع کرا دے گا۔

البرٹ ٹارزن کے پاس چند دن رکا اور پھر وہ واپس چلا گیا۔ پھر البرٹ کو ایک عرصہ ہوگیا۔ نہ اس کی کوئی خبر آئی اور نہ ہی اس کے بارے میں ٹارزن کو یہ معلوم ہو سکا کہ وہ کس حال میں ہے۔ اب اس کے پاس اس کا بیٹا آگیا تھا۔ ٹارزن کو البرٹ کے بیٹے کی شکل دیکھ کر ہی اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ کس قدر مکار اور چالاک انسان ہے۔ وہ چونکہ اس سے اپنے دوست کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ اسے لے کر اپنی جھونپڑی میں آگیا۔ وہ سب جھونپڑی میں موجود تھے اور وہ آپس میں ایک عجیب سی زبان میں

باتیں کر رہے تھے۔ یہ زبان عجیب سی تھی جسے کوشش
کے باوجود ٹارزن سمجھ نہ پا رہا تھا۔ ٹارزن کے کہنے پر
منکو جنگل سے بے شمار پھل لے آیا تھا۔ جان اور اس
کے دوستوں نے خوب سیر ہو کر پھل کھائے اور
ناریل توڑ کر ان کا شیریں پانی پیا تھا۔

"یہ تم آپس میں کس زبان میں باتیں کر رہے
ہو"۔ ٹارزن سے رہا نہ گیا تو وہ ان سے پوچھ بیٹھا۔

"اوہ۔ معاف کرنا ٹارزن۔ میرے سبھی دوست
تبت کے رہنے والے ہیں۔ ہم تبتی زبان میں باتیں کر
رہے تھے"۔ جان نے فوراً کہا۔

"کیا انہیں تمہاری زبان نہیں آتی"۔ ٹارزن نے
پوچھا۔

"آتی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب ہم اپنی زبان میں ہی
باتیں کریں گے"۔ جان نے کہا۔

"اب تم مجھے یہاں اپنی آمد کا مقصد بھی بتاؤ"۔
ٹارزن نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ میرے باپ نے
تمہارے پاس ہیروں کا ایک باکس رکھوایا تھا۔ میں تم

سے وہ باکس لینے کے لئے آیا ہوں"۔ جان نے کہا۔

"میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ تمہارے
باپ نے میرے پاس ہیروں کا ایک باکس رکھوایا تھا
لیکن"۔ ٹارزن کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا"۔ جان نے بے چینی سے پوچھا۔

"البرٹ نے وہ باکس مجھے دیتے ہوئے ہدایات دی
تھیں کہ میں اس باکس کو اس وقت تک اپنے پاس
سنبھال کر رکھوں جب تک وہ خود یہاں نہیں آ جاتا۔
اگر وہ خود نہ آ سکا تو وہ میرے پاس کسی شخص کو بھیج
دے گا۔ وہ جس کو بھیجے گا اس کے پاس ایک خط ہو
گا جس پر اس کا ایک خاص نشان اور دستخط ہوں
گے۔ یہ درست ہے کہ تمہاری شکل البرٹ سے بہت
حد تک ملتی ہے مگر تمہارے پاس اس بات کا کیا
ثبوت ہے کہ تم ہی البرٹ کے بیٹے ہو۔ اگر تم البرٹ
کے بیٹے ہو تو تمہارے باپ نے تمہیں وہ خط لازماً لکھ
کر دیا ہو گا۔ اگر وہ خط تم مجھے دکھا دو تب میں ہیروں
کا باکس تمہیں دے دوں گا"۔ ٹارزن نے صاف گوئی
سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"خط - اوہ- مگر میرے باپ نے تو مجھ سے کسی خط کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا اور پھر وہ جس حالت میں تھے مجھے بھلا خط لکھ کر کیسے دے سکتے تھے"- جان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا-

"یہ میں نہیں جانتا- البرٹ نے مجھ سے جو کہا تھا میں تو اس پر عمل کروں گا"- ٹارزن نے صاف لفظوں میں کہا تو اس کی بات سن کر جان کے چہرے پر تناؤ سا آگیا-

"اب میں اپنے مرے ہوئے باپ کا خط اور اس کے دستخط کہاں سے لاؤں"- جان نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا-

"یہ سوچنا تمہارا کام ہے"- ٹارزن نے سنجیدگی سے کہا-

"لگتا ہے خزانے کی وجہ سے ٹارزن کے ذہن میں فتور آگیا ہے- یہ خزانے کا باکس ہمیں دینا نہیں چاہتا اس لئے یہ ایسی باتیں کر رہا ہے"- جان کے ایک دوست نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر ٹارزن غصہ کرنے کی بجائے مسکرا دیا-

"یہ تمہاری سوچ ہو سکتی ہے- میری نہیں- البرٹ کو لے آؤ یا پھر اس کا تحریر کردہ خط تو میں ہیروں کا باکس اسی وقت تمہارے حوالے کر دوں گا"- ٹارزن نے کہا-

"میری بات کا یقین کرو ٹارزن- میں واقعی البرٹ کا بیٹا ہوں- ہیروں کے خزانے کے بارے میں مجھے انہوں نے ہی بتایا تھا- اگر وہ مجھے نہ بتاتے تو مجھے بھلا کیسے معلوم ہوتا کہ ان کے پاس ہیروں سے بھرا کوئی باکس ہے اور وہ امانت کے طور پر انہوں نے تمہارے پاس رکھوایا ہوا ہے"- جان نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا-

"جان- میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں- مجھے تمہارے باپ نے تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا- تم اپنے باپ کی جان کے دشمن بنے ہوئے تھے- ہیروں کے خزانے کے لئے تم اسے ہلاک کر دینا چاہتے تھے اس لئے البرٹ نے وہ خزانہ میرے پاس رکھوا دیا تھا- ہو سکتا ہے تم نے اپنے باپ پر ظلم کیا ہو اور اس سے زبردستی معلوم کر لیا ہو کہ

ہیروں کا خزانہ کہاں ہے اور کس کے پاس ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"یہ سچ نہیں ہے"۔ جان نے ٹارزن کی بات سن کر چیختے ہوئے کہا۔ غصے، پریشانی اور نفرت کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑ سا گیا تھا۔

"ٹارزن۔ وہ خزانہ اب جان کی ملکیت ہے۔ تم اسے کیوں نہیں دے رہے ہو"۔ جان کے ایک دوست نے ٹارزن کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ میں تم لوگوں سے بات نہیں کر رہا۔ جان۔ اپنے دوستوں سے کہہ دو کہ یہ اس معاملے میں خواہ مخواہ ٹانگ نہ اڑائیں"۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم سب خاموش رہو"۔ جان نے ٹارزن کو غصے میں دیکھ کر اپنے دوستوں سے کہا تو ان تینوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جیسے انہیں جان کی یہ بات پسند نہ آئی ہو۔

"ٹارزن۔ میری بات مان جاؤ۔ ہیروں کا باکس مجھے دے دو۔ میرا باپ مرنے سے پہلے بہت مقروض ہو

چکا تھا۔ قرض لینے والے ہر روز میرے دروازے پر آ جاتے ہیں اور مجھے اور میرے بیوی بچوں کو تنگ کرتے ہیں۔ اب تو انہوں نے مجھے ہلاک کرنے کی دھمکیاں بھی دینی شروع کر دی ہیں۔ اگر میں نے ان کا دو چار دنوں میں قرض نہ لوٹایا تو وہ سب مجھے جان سے مار دیں گے ۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ۔ تم ان کو کیوں یتیم بنانا چاہتے ہو"۔ جان نے کہا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ خوف اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا تم واقعی شادی شدہ ہو"۔ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرے چھ بچے ہیں۔ بے شک میرے دوستوں سے پوچھ لو"۔ جان نے فوراً کہا تو اس کے دوست اس کی تائید میں سر ہلانے لگے جبکہ ٹارزن نے صاف محسوس کر لیا تھا کہ جان جھوٹ بول رہا ہے۔

"کتنا قرض دینا ہے تم نے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"ہزاروں لاکھوں کا"۔ جان نے جلدی سے کہا۔

"تمہاری شکل چونکہ البرٹ سے ملتی ہے اس لئے

میں یقین کر لیتا ہوں کہ تم البرٹ کے ہی بیٹے ہو۔ اس نے مجھے ہیروں کا جو باکس دیا تھا میں ان میں سے دو ہیرے لا کر تمہیں دے دیتا ہوں۔ تم انہیں لے جاؤ اور جا کر اپنا اور اپنے باپ کا قرض اتار دینا۔ ٹارزن نے کہا تو اس کی بات سن کر جان کا رنگ بدل گیا۔

" دو۔ صرف دو ہیرے"۔ اس کے منہ سے نکلا۔ ٹارزن کی بات سن کر جان کے دوست بھی غصے میں آ گئے تھے۔

" جان ۔ تمہارے باپ نے مجھے ہیروں کا جو باکس دیا تھا اس میں کم از کم دو سو ہیرے موجود ہیں اور ان کی مالیت بتاتے ہوئے تمہارے باپ نے مجھے بتایا تھا کہ ان میں سے ایک ایک ہیرا لاکھوں کا ہے۔ تم نے اپنے باپ کا قرض ہی اتارنا ہے تو دو کی بجائے چار لے جاؤ۔ ان سے تمہارے باپ کا قرضہ بھی اتر جائے گا اور تم اپنے حالات بھی سدھار لو گے"۔ ٹارزن نے کہا تو جان چند لمحے ٹارزن کو سخت نظروں سے گھورتا رہا۔

" تو تم ہیروں کا باکس ہمیں نہیں دو گے"۔ جان نے کہا۔ اس مرتبہ اس کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

" ہیروں کا خالی باکس چاہیئے تو وہ میں تمہیں دے سکتا ہوں"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز صاف طور پر ان سب کو غصہ دلانے والا تھا۔

" ٹارزن۔ تم ہماری توہین کر رہے ہو"۔ جان کے دوست نے غضبناک لہجے میں کہا۔ وہ سب یکدم اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

" جیسا تم سمجھو"۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا تو ان کے چہرے غصے سے اور زیادہ بگڑ گئے۔

" ٹارزن۔ ہم یہاں تمہیں دوست سمجھ کر آئے تھے"۔ جان نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" تو کیا اب میں تمہارا دشمن ہو گیا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

" ہم سے دشمنی تمہیں بہت مہنگی پڑے گی ٹارزن"۔ جان کے دوسرے دوست سمتھ نے کہا۔

" مجھے دھمکی دے رہے ہو"۔ ٹارزن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہم صرف دھمکی نہیں دیتے جو کہتے ہیں اس پر عمل کرنا بھی جانتے ہیں"۔ اس بار جان کے تیسرے دوست رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے اچانک جیب سے پسٹل نکال لیا۔ اس کے دیکھا دیکھی جان کے دوسرے دوستوں نے بھی اپنی جیبوں سے پسٹل نکال لئے اور ان کا رخ ٹارزن کی طرف کر دیا۔ ان کے ہاتھوں میں پسٹل دیکھ کر ٹارزن کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ آگئی۔

"اب کیا کہتے ہو ٹارزن"۔ جان نے ٹارزن کی جانب زہر بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے دوستوں نے تو پسٹل نکال لئے ہیں مگر تم خالی ہاتھ ہو۔ تمہارے پاس نہیں ہے کوئی پسٹل"۔ ٹارزن نے لاپرواہی سے کہا۔ البتہ منکو نے جان کے دوستوں کو پسٹل نکالتے دیکھ کر غصے سے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا سردار کہ ان کے ارادے نیک نہیں ہیں"۔ منکو نے کہا۔

"مجھے کیا فرق پڑتا ہے"۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے"۔ جان نے اس کے منہ سے عجیب سی آواز نکلتے دیکھ کر پوچھا۔

"میں تم سے نہیں اپنے ساتھی بندر سے بات کر رہا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"بندروں کے ساتھ رہنے والا انسان بندروں جیسی ہی باتیں کر سکتا ہے"۔ رابرٹ نے کہا تو ٹارزن بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہنس کیوں رہے ہو"۔ جان نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہارے دوست کی بات سن کر ہنسی آئی ہے۔ یہ مجھے بندروں کا ساتھی کہہ رہا ہے۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے کہ بندر کیا ہوتے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"کیا ہوتے ہیں بندر۔ احمق، پاگل بزدل اور ان کے ساتھ رہنے والا بھی پاگل، بزدل اور احمق ہونے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے"۔ جان نے منہ بنا کر کہا۔

"احمق، پاگل اور بزدل۔ بہت خوبصورت خطاب دے رہے ہو تم۔ اگر یہ احمق، پاگل اور بزدل تم پر پل پڑے تو دوسرا سانس نہیں لے سکو گے"۔ ٹارزن نے کہا۔ وہ اب تک ان سے نہایت نرم لہجے میں باتیں کر رہا تھا۔

"فضول باتوں میں ہمارا وقت برباد مت کرو۔ ہم

یہاں تم سے ہیروں کا باکس لینے کے لئے آئے ہیں۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ ہیرے ہمارے حوالے کر دو۔ ورنہ"۔ جان کے دوست سمتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ورنہ۔ ورنہ کیا"۔ ٹارزن نے بے خوفی سے کہا۔

"ہمارے ہاتھوں میں موت کے کھلونے ہیں ٹارزن۔ اگر یہ چل پڑے تو یہاں خون میں لت پت تمہاری لاش تڑپتی نظر آئے گی"۔ اس بار جان کے دوست راجر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا مشورہ ہے کہ ان کھلونوں کو واپس اپنی جیبوں میں رکھ لو اور جیسے آئے ہو ویسے ہی یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ میں اب تک تم سب سے شرافت سے پیش آ رہا ہوں اگر مجھے غصہ آگیا تو میں تم سب کے ٹکڑے کر دوں گا اور تمہیں شاید البرٹ نے یہ نہیں بتایا ہو گا کہ میرے جنگل میں موجود شیر اور دوسرے بہت سے جانور انسانوں کا گوشت بہت شوق سے کھاتے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اب تم کیا کہتے ہو جان"۔ رابرٹ نے جان سے

مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ ٹارزن آسانی سے نہیں مانے گا"۔ جان نے منہ بنا کر کہا۔

"تب پھر اپنا مخصوص حربہ استعمال کریں"۔ سمتھ نے کہا۔

"اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے"۔ راجر نے کہا۔

"یہ تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو"۔ ٹارزن نے ان کی باتوں کو غور سے سنتے ہوئے کہا۔

"ابھی بتاتے ہیں"۔ جان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک عجیب کھلونے نما پستول نظر آیا۔ اس پستول کی نال لمبی تھی اور یہ دستے سے خاصا پھولا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن کچھ سمجھتا جان نے اچانک پستول پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ پستول کی نال سے زرد رنگ کی روشنی کی لکیر سی نکل کر ٹارزن کی طرف بڑھی۔ ٹارزن نے روشنی کی اس لکیر سے بچنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔

زرد لکیر عین اس کی پیشانی سے ٹکرائی اور ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے بے حد بھاری کلہاڑا مار دیا ہو۔ دوسرے لمحے اسے اپنے احساس فنا ہوتے ہوئے معلوم ہوئے۔ وہ لہرایا اور پھر کٹے ہوئے درخت کی طرح گرتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر منکو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے اچانک چیختے ہوئے جان پر چھلانگ لگائی مگر اچانک راجر نے پسٹل سے اس پر فائر کر دیا۔ منکو کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گر گیا اور اس طرح تڑپنے لگا جیسے گولی اس کے جسم میں اتر گئی ہو۔

جان واقعی ٹارزن کے دوست البرٹ کا ہی بیٹا تھا۔
البرٹ نے اسے بڑے لاڈ پیار سے پالا تھا اور بچپن سے
لے کر بڑے ہونے تک اس کی ہر جائز اور ناجائز
خواہشات کو وہ پوری کرتا رہا تھا جس کی وجہ سے جان
ضدی، خودسر اور نافرمان ہو گیا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ اس کا باپ ہیرے جواہرات سے
لاکھوں کروڑوں کما رہا ہے جسے وہ دونوں ہاتھوں سے
لٹاتا رہے تب بھی دولت ختم نہ ہو گی۔ جان برے
دوستوں کی صحبت میں رہ کر ان جیسا ہی بن گیا تھا۔
ہر وقت لڑائی جھگڑا اور مار پیٹ کے سوا جیسے اسے
دوسرا کوئی کام ہی نہیں ہوتا تھا۔ وہ دن بھر آوارہ
دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرتا رہتا۔ لوگ اس

کے باپ کے پاس آکر جب اس کی شکایتیں کرتے تو
البرٹ اسے سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کرتا مگر جان
باپ کی بات ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے
نکال دیتا تھا۔

پھر نوبت یہاں تک آ گئی کہ جان نے اپنے باپ
کے سامنے بھی سر اٹھانا شروع کر دیا۔ وہ باپ کا بھی
نافرمان ہو گیا۔ البرٹ نے اس پر سختی کرنے کی
کوشش کی مگر جان اس کے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔
اس نے باپ کی عزت کرنا بھی چھوڑ دی تھی جس کی
وجہ سے البرٹ اس سے سخت نالاں رہنے لگا اور اس کا
ہر قسم کا خرچہ بند کر دیا۔ جان کو یہ بات بری لگی۔
اس نے اپنے ہی گھر میں چوری کرنی شروع کر دی۔

البرٹ کو جب بیٹے کی چوری کی عادت کا پتہ چلا تو
اس نے جان کو اپنی ساری جائیداد سے بے دخل کر
دیا اور گھر سے باہر نکال دیا۔ اس پر بھی جان کو کوئی
اثر نہیں ہوا تھا۔ اس کے حالات بد سے بدتر ہوئے تو
اس نے دن دیہاڑے اپنے گھر میں گھس کر اپنے باپ
کو مارنے کی کوشش کی اور البرٹ کا ہیروں کا ایک

باکس چوری کرنے کی کوشش کی مگر البرٹ ہیروں کا باکس لے کر وہاں سے نکل بھاگا اور اس نے وہ باکس لے جا کر ٹارزن کے حوالے کر دیا۔

جان اپنے باپ کو ہر جگہ تلاش کرتا رہا۔ جب اس کا باپ واپس آیا تو جان اپنے تین بدمعاش دوستوں کے ساتھ ایک بار پھر گھر میں آ دھمکا اور اس نے اور اس کے دوستوں نے البرٹ کو پکڑ لیا۔ جان نے اپنے باپ کو اپنے ظالم دوستوں کے حوالے کر دیا تھا تاکہ وہ جیسے بھی ہو اس سے اگلوا سکیں کہ وہ ہیروں کا باکس کہاں لے گیا ہے۔ جان کے دوستوں نے البرٹ پر ظلم کی انتہا کر دی تھی۔ وہ اسے بھوکا پیاسا رکھنے کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی اذیتیں بھی دیتے تھے۔

بھوک پیاس اور اذیتیں سہہ سہہ کر البرٹ نے آخرکار بیٹے کے ظالم دوستوں کے سامنے ہمت ہار دی اور انہیں بتا دیا کہ اس نے ہیروں کا باکس اپنے دوست ٹارزن کے حوالے کر دیا ہے۔ وہ ٹارزن کے بارے میں بتاتا رہتا تھا۔ اس کے پاس ٹارزن کی تصویریں بھی تھیں۔ البرٹ نے بتایا تھا کہ ایک مرتبہ

جہاز میں سفر کرتے ہوئے ان کا جہاز سمندری طوفان کا شکار ہو گیا تھا۔ وہ اور اس کے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ گئے تھے اور سمندری لہریں انہیں اپنے ساتھ بہا کر ٹارزن کے جنگل کے ساحل پر لے گئی تھیں۔ وہ بے ہوش اور زخمی تھے تو ٹارزن جنگل کے وحشی قبیلے والوں کے ساتھ وہاں آیا تھا اور ان سب کو اٹھا کر لے گیا تھا۔

ٹارزن اور قبیلے والوں نے ان کی بے حد مدد کی تھی۔ نہ صرف ان کے زخموں کا وہاں علاج کیا گیا تھا بلکہ ان کی ہر ضرورت کا انہوں نے خیال رکھا تھا۔ تب سے ٹارزن اور وہ دوست تھے۔ ٹارزن نے انہیں ایک سمندری جہاز میں بٹھا کر واپس ان کے ملک پہنچانے کا بندوبست کیا تھا۔ پھر البرٹ اکثر ٹارزن کے جنگلوں میں جاتا رہتا تھا۔

جان کو جب معلوم ہوا کہ اس کے باپ نے ہیروں کا باکس ٹارزن کے پاس رکھوایا ہوا ہے تو اس نے بہت شور مچایا۔ اس نے اپنے دوستوں کو ٹارزن کے بارے میں بتایا تو اس کے دوستوں نے اس سے

کہا کہ وہ فکر نہ کرے اور کسی طرح انہیں تارزن کے
پاس لے چلے وہ خود ہی اس تارزن سے ہیرے حاصل
کر لیں گے۔

جان نے اپنے دوستوں کو تارزن اور اس کے
جنگوں کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا تھا کہ تارزن
آسانی سے انہیں ہیرے نہیں دے گا۔ اس کے باپ
نے یقیناً اس کے بارے میں تارزن کو سب کچھ بتا دیا
ہو گا اس لئے انہیں وہاں مکمل بندوبست کر کے جانا
ہو گا تاکہ اگر تارزن انہیں ہیرے دینے سے انکار
کرے تو وہ اسے ہر ممکن طریقے سے ہیرے دینے پر
مجبور کر سکیں۔

چنانچہ اس کے دوستوں نے اپنے ساتھ بیمار اور
زخمی البرٹ کو لیا اور اسے باندھ کر کشتی میں ڈال دیا
اور چند پسٹل اور کھانے پینے کا سامان لے کر ایک کشتی
میں سوار ہو کر تارزن کے جنگل کی طرف روانہ ہو
گئے۔ جنگل میں پہنچ کر وہ تو تارزن کے سامنے آ گئے
تھے مگر انہوں نے البرٹ کو کشتی میں ہی چھپا دیا تھا۔
تارزن سے جان نے جھوٹی کہانی بیان کی تھی کہ شاید

تارزن اس کے جھانسے میں آ جائے اور اسے اس کے
باپ کے ہیرے دے دے مگر تارزن بھلا آسانی سے
ان کے جھانسے میں کیسے آ سکتا تھا جس پر جان نے
ایک شعاعی پستول سے تارزن پر شعاع مار کر اسے بے
ہوش کر دیا تھا۔

انہوں نے تارزن کو بے ہوش کر کے رسیوں سے
باندھا اور اسے جھونپڑی سے نکال لائے۔ رسیاں انہیں
تارزن کی جھونپڑی سے ہی مل گئی تھیں۔ جان نے
جھونپڑی میں موجود تارزن کا نیزہ، اس کا خنجر اور اس
کی ایک تلوار بھی اٹھا لی تھی۔ وہ چاروں بے حد نڈر
تھے۔ جنگل میں ہونے کے باوجود انہیں جیسے خونخوار
درندوں کا کوئی ڈر نہ تھا۔ ان کے پاس آتشیں اسلحہ
تھا۔ ان کا خیال تھا کہ اگر کوئی خونخوار درندہ ان کے
سامنے آیا تو وہ اسے گولیاں مار کر آسانی سے ہلاک
کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

جان اور اس کے ساتھی بے ہوش اور بندھے
ہوئے تارزن کو اٹھا کر وسطی جھیل کے پاس لے
آئے۔ جان نے تارزن کا خنجر اپنی بیلٹ میں اڑس لیا

تھا۔ البتہ ٹارزن کی مخصوص تلوار اس کے دوست راجر نے لے لی تھی جس نے سرخ قمیض اور سبز پتلون پہن رکھی تھی۔

"کیا خیال ہے۔ ٹارزن کو اس درخت کے ساتھ باندھ دیا جائے"۔ سمتھ نے جان سے مخاطب ہو کر کہا۔ جھیل کے وہ جس کنارے پر آئے تھے وہاں بڑے تنے والا ایک درخت تھا۔ اس کے پیچھے سبز جھیل اور دور تک پھیلا ہوا سبزہ ہی سبزہ دکھائی دے رہا تھا۔

"ہاں۔ باندھ دو"۔ جان نے کہا۔ انہوں نے ٹارزن کو زمین پر لٹایا اور اس کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں کھولنے لگے۔ پھر انہوں نے ٹارزن کو اٹھا کر درخت کے تنے کے ساتھ لگایا اور پھر ٹارزن اور درخت کے گرد رسیاں لپیٹنے لگے۔ چند ہی لمحوں میں ٹارزن درخت سے بندھا نظر آ رہا تھا۔

"ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ ہم ٹارزن کو اٹھا کر یہاں آ گئے ہیں۔ ہمیں ٹارزن کی جھونپڑی کی تلاشی لینی چاہئے تھی۔ ہو سکتا ہے ٹارزن نے ہیروں کا باکس اپنی جھونپڑی میں ہی کہیں چھپا رکھا ہو"۔ راجر نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ ایسا ہو سکتا ہے"۔ سمتھ نے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ واپس چلتے ہیں۔ ٹارزن بندھا ہوا اور بے ہوش ہے۔ اسے ہوش میں آنے میں خاصا وقت لگے گا۔ اس دوران ہم اس کی جھونپڑی کی تلاشی لے لیتے ہیں۔ اگر ہیروں کا باکس ہمیں وہاں سے مل گیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم یہاں واپس آ کر ٹارزن سے اگلوا لیں گے کہ اس نے ہیروں کا باکس کہاں چھپا رکھا ہے"۔ رابرٹ نے کہا تو جان اور اس کے تینوں ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ٹارزن کو اس طرح بندھا چھوڑ کر وہ واپس ٹارزن کی جھونپڑی میں آ گئے اور پھر انہوں نے ٹارزن کی جھونپڑی کی تلاشی لینا شروع کر دی یہاں تک کہ انہوں نے تلوار اور نیزے سے جھونپڑی کے ارد گرد کی زمین بھی ادھیڑ دی تھی مگر انہیں ہیروں کا باکس کہیں نہ ملا۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے ٹارزن نے ہیروں کا باکس کہیں اور چھپا رکھا ہے۔ یہ جنگل اس قدر وسیع و عریض ہے کہ ہم سینکڑوں سال بھی لگے رہیں تو اس باکس کو تلاش نہیں کر سکیں گے۔ ہمیں اس کے بارے میں

ٹارزن سے ہی پوچھنا ہو گا"۔ راجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹارزن کی ہمیں بوٹی بوٹی الگ کرنی پڑے گی تب ہی وہ ہمیں ہیروں کے باکس کے بارے میں بتائے گا"۔ جان نے کہا۔

"جو بھی ہو ہم اس سے ہر حال میں ہیرے لے کر جائیں گے۔ سمتھ نے کہا۔

"حیرت ہے"۔ رابرٹ نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"حیرت۔ کس بات پر حیرت ظاہر کر رہے ہو رابرٹ"۔ جان نے اس سے پوچھا۔

"یہاں ٹارزن کے ساتھ اس کا دوست بندر بھی موجود تھا جس نے جان پر جھپٹنے کی کوشش کی تھی اور راجر نے اس پر گولی چلا دی تھی۔ وہ یہیں گر کر تڑپا تھا اور پھر ساکت ہو گیا تھا مگر اب یہاں اس کی لاش دکھائی نہیں دے رہی اور یہاں اس کا خون بھی بے حد کم گرا نظر آ رہا ہے۔ لگتا ہے گولی اسے صرف چھو کر گزر گئی تھی اور وہ جان بوجھ کر ایسا بن گیا تھا جیسے

ہلاک ہو گیا ہو۔ ہمارے یہاں سے جاتے ہی وہ یہاں سے نکل گیا ہو گا"۔ رابرٹ نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ کیا تم اس معمولی بندر سے خوفزدہ ہو رہے ہو"۔ راجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ میں کیوں ہونے لگا کسی بندر سے خوفزدہ۔ میرے سامنے اگر شیر اور ہاتھی بھی آ جائیں تو میں ان کو بھی ایک لمحے میں ہلاک کر دوں گا"۔ رابرٹ نے سینہ پھلا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"اب آؤ بہت دیر ہو گئی ہے۔ کہیں وہ بندر ٹارزن کو رسیوں سے آزاد نہ کر دے۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن رسیوں سے آزاد ہو اور اسے ہوش آ جائے اور وہ ہمارے خوف سے جنگلوں میں کہیں جا کر چھپ جائے ہمیں فوراً اس کے پاس پہنچ جانا چاہئے۔ ہیروں کے باکس تک ہمیں صرف ٹارزن ہی پہنچا سکتا ہے اور کوئی نہیں"۔ راجر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آؤ"۔ جان نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور ترکیب آ رہی ہے"۔ اچانک راجر نے کہا۔

"وہ کیا"۔ ان تینوں نے چونک کر کہا۔

"کیوں نہ ہم البرٹ کو ٹارزن کے سامنے لے جائیں۔ ٹارزن کی بجائے اگر ہم البرٹ پر ظلم کریں گے تو ٹارزن اپنے دوست پر تشدد برداشت نہیں کر سکے گا اور البرٹ کی جان بچانے کے لئے وہ ہمیں یقیناً ہیروں کے بارے میں بتا دے گا"۔ راجر نے کہا۔

"ترکیب تو اچھی ہے مگر پہلے ٹارزن سے ہی پوچھتے ہیں۔ اگر اس نے نہ بتایا تو پھر ہم اس ترکیب پر عمل کریں گے"۔ جان نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ جھونپڑی سے نکلے اور پھر بھاگتے ہوئے وسطی جھیل کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں انہوں نے درخت کے ساتھ ٹارزن کو باندھ رکھا تھا۔

ان چاروں کے وہاں سے جاتے ہی ٹارزن کو ہوش آگیا تھا۔ خود کو جھونپڑی سے باہر اور ایک درخت سے بندھا ہوا پا کر اسے شدید غصہ آگیا تھا۔

"ہونہہ۔ یہ جان اور اس کے دوست اب حد سے بڑھ گئے ہیں۔ مجھے ان کا اب کوئی بندوبست کرنا ہو گا"۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اچانک اس نے دائیں طرف جھاڑیوں سے کراہ کی آواز سنی تو ٹارزن چونک کر اس طرف دیکھنے لگا۔ جھاڑیوں سے منکو نکلا۔ اس نے پیٹ پکڑ رکھا تھا اور اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات تھے۔

"اوہ۔ منکو تم۔ کیا ہوا۔ یہ تمہارے پیٹ پر خون کیسا ہے"۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"سردار۔ انہوں نے مجھ پر گولی چلا دی تھی۔ گولی میرے پیٹ سے رگڑ کھاتی ہوئی گزر گئی تھی۔ ان کے ہاتھوں میں چونکہ آتشیں ہتھیار تھے اس لئے میں چیخ کر وہیں گر پڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مجھ پر دوسری گولی چلاتے میں جان بوجھ کر ایسا بن گیا جیسے مجھے گولی لگ گئی ہو اور میں ہلاک ہو گیا ہوں۔ وہ مجھے مردہ سمجھ کر وہیں چھوڑ آئے تھے۔ انہوں نے تمہیں رسیوں سے باندھا اور پھر یہاں لے آئے۔ میں خاموشی سے ان کے پیچھے آگیا۔ انہوں نے تمہیں یہاں لا کر درخت سے باندھ دیا۔ میں ان جھاڑیوں کے پیچھے چھپا خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا"۔ منکو نے کہا۔

"اوہ۔ انہوں نے تم پر گولی چلائی تھی۔ ایسا کر کے انہوں نے میرے ہاتھوں اپنی موت اٹل کر لی ہے۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں مگر میرے ساتھیوں پر کوئی ظلم کرے اور انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کرے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ کہاں ہیں وہ"۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ جھونپڑی میں گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ہیروں کا باکس تم نے جھونپڑی میں چھپا رکھا ہو گا۔ وہ باکس انہیں جھونپڑی میں مل گیا تو وہ اسے لے کر وہاں سے نکل جائیں گے ورنہ یہاں واپس آ کر تم پر ظلم کریں گے اور تم سے زبردستی اگلوا لیں گے کہ تم نے ہیروں کا باکس کہاں چھپا رکھا ہے"۔ منکو نے کہا۔

"ہونہہ۔ ہیروں کا باکس انہیں جھونپڑی میں نہیں ملے گا۔ اس باکس کو تو میں نے منگورا قبیلے والوں کے پاس چھپا رکھا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہیروں کا باکس انہیں نہیں ملے گا تو وہ یہاں واپس آ جائیں گے سردار۔ اور پھر تم پر ظلم کریں گے"۔ منکو نے کہا۔

"وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آنے دو انہیں یہاں۔ اب انہیں ہیروں کا باکس نہیں میرے ہاتھوں موت کی سزا ملے گی"۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا۔

"سردار۔ اگر کہو تو میں جنگل کے جانوروں کو بلا لوں۔ خونخوار درندوں کو دیکھ کر وہ یقیناً ڈر کر یہاں سے بھاگ جائیں گے"۔ منکو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ بزدل ہیں۔ ان چاروں میں بہادری نام

کی کوئی چیز نہیں ہے۔ مجھے ان کی باتوں سے اندازہ ہو
رہا ہے کہ ہیروں کے بارے میں جاننے کے لئے انہوں
نے یقیناً میرے دوست پر بے پناہ ظلم کیا ہو گا اور
اسے ہلاک کر دیا ہو گا۔ مجھے ان سے یہ معلوم کر لینے
دو۔ اگر یہ بات سچ ہوئی تو میں ان میں سے کسی ایک
کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا چاہے وہ البرٹ کا بیٹا جان
ہی کیوں نہ ہو"۔ ٹارزن نے کہا۔ اسی لمحے انہیں
بھاگتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"تم جھاڑیوں میں چھپ جاؤ۔ کہیں وہ تمہیں دیکھ کر
پھر گولی نہ چلا دیں"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو فوراً
جھاڑیوں میں دبک گیا۔ چند ہی لمحوں میں جان اور اس
کے تینوں ساتھی بھاگتے ہوئے وہاں آ گئے۔ ٹارزن کو
ہوش میں دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئے تھے۔

"تمہیں اتنی جلدی ہوش کیسے آ گیا۔ میں نے تم پر
جو شعاع پھینکی تھی اس سے تمہیں تو کئی گھنٹوں تک
ہوش میں نہیں آنا چاہئے تھا"۔ جان نے ٹارزن کو
ہوش میں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹارزن ہوں۔ ان جنگلوں کا بادشاہ۔ تمہارے

کھلونے نے وقتی طور پر مجھے بے ہوش ضرور کر دیا تھا
مگر"۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر۔ مگر کیا"۔ جان نے چونک کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم لوگ میری جھونپڑی کی تلاشی لینے
گئے تھے کیا مل گیا تمہیں وہاں سے ہیروں کا باکس"۔
ٹارزن نے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم تمہاری جھونپڑی
کی تلاشی لینے گئے تھے"۔ سمتھ نے چونک کر کہا۔

"اس کے سوا اور تم کر بھی کیا سکتے ہو"۔ ٹارزن
نے کہا۔

"ٹارزن۔ ہم بہت خطرناک انسان ہیں۔ ہم نے
اپنے ملک میں بے شمار لوگوں کو قتل کیا ہے۔ جو ہمارا
مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے ہم اس کے ٹکڑے
ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ تم بلاوجہ ہم سے الجھنے کی کوشش
مت کرو"۔ راجر نے ٹارزن کو تیز نظروں سے گھورتے
ہوئے کہا۔

"تو کیا کروں"۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

"ہیروں کا باکس ہمارے حوالے کر دو"۔ رابرٹ

نے کہا۔

"اگر نہ کروں تو پھر"۔ ٹارزن نے بے خوفی سے کہا۔

"تو پھر ہم تمہارا وہی حال کریں گے جو ہم نے جان کے باپ کے ساتھ کیا ہے"۔ سمتھ نے کہا تو ٹارزن کے چہرے پر یکلخت تناؤ سا آگیا۔

"کیا۔ کیا کیا تھا تم نے البرٹ کے ساتھ"۔ ٹارزن نے اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

"البرٹ بھی تمہاری طرح ضدی تھا۔ وہ ہمیں ہیروں کے باکس کے بارے میں کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ ہم نے اس پر ظلم کی انتہا کر دی تھی۔ اس کے جسم کو خنجروں سے کاٹ دیا تھا اور اس کے ہاتھ پیر توڑ دیئے تھے۔ ان کی ناک، اس کے کان کاٹ دیئے اور پھر اس کی آنکھیں نکال دی تھیں۔ پھر وہ تمہارے بارے میں بتانے پر مجبور ہوا تھا۔ وہ اب بھی زندہ ہے اور ہم اسے اپنے ساتھ ہی لائے ہیں۔ اب وہی حربے ہم تم پر آزمائیں گے۔ ہمارے ظلم کی تاب نہ لا کر تم ہمیں خود ہی ہیروں کا پتہ بتا دو گے۔ اگر تم

اپنی اور اپنے دوست البرٹ کی جان بچانا چاہتے ہو تو بتا دو ہیرے کہاں ہیں"۔ راجر نے کہا اور اس سے البرٹ پر ہونے والے ظلم کے بارے میں سن کر ٹارزن کا خون کھول اٹھا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ البرٹ زندہ ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ابھی زندہ ہے مگر اس کی حالت مردوں سے بدتر ہے"۔ جان نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا اس ظلم میں جان بھی تمہارے ساتھ تھا"۔ ٹارزن نے سمتھ کو خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ ہمارے ساتھ تھا"۔ رابرٹ نے سر ہلا کر کہا۔

"تم لوگ انسان نہیں درندے ہو۔ ایسے درندے جو دولت کے لالچ میں اپنے ماں باپ پر بھی ظلم کرنے سے باز نہیں آتے۔ ایسے بے رحم اور سفاک انسانوں سے میں بے حد نفرت کرتا ہوں۔ تم نے جس طرح میرے دوست کو اذیتیں دی ہیں میں تمہیں زندہ

نہیں چھوڑوں گا۔ اب میں تمہیں ضرور ہلاک کر دوں
گا۔ تم جیسے انسان واقعی خطرناک دشمن ہوتے ہیں اور
میں خطرناک دشمنوں کو دوسرا سانس لینے کا موقع نہیں
دیتا۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم ہمیں ہلاک کرو گے۔ تم۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ایک
بندھا ہوا اور بے بس چوہا ہمیں ہلاک کرے گا"۔ جان
نے زور دار انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا مگر
دوسرے لمحے اس کے قہقہے جیسے اس کے حلق میں ہی
پھنس کر رہ گئے۔ ٹارزن نے اچانک جسم کو اکڑا کر زور
دار جھٹکا دیا تو کڑاکے کی آواز کے ساتھ ہی اس کے
اور درخت کے گرد بندھی ہوئی رسیاں ٹوٹتی چلی گئیں۔
اس سے پہلے کہ جان اور اس کے ساتھی اپنے پسٹل
نکالتے ٹارزن نے رسیوں سے آزاد ہوتے ہی اچانک ان
پر چھلانگ لگا دی۔ وہ چونکہ ایک دوسرے کے قریب
کھڑے تھے اس لئے ٹارزن کے ٹکراتے ہی وہ اچھل کر
دور جا گرے۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے ٹارزن نے جھک کر بائیں
ہاتھ سے سمتھ کو گریبان سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے

اسے اوپر اٹھا لیا۔ جان نے فوراً تڑپ کر ٹارزن کی
بائیں ٹانگ پکڑ لی۔ ٹارزن نے دوسرے ہاتھ سے
رابرٹ کی گردن پکڑ لی تھی جبکہ راجر ٹارزن کے پیچھے
تھا۔ اس نے گرتے ہی کروٹ بدلی اور پھر اس نے
تیزی سے اٹھتے ہوئے ٹارزن کی تلوار دونوں ہاتھوں
سے پکڑی اور اسے سر سے بلند کر کے یوں کھڑا ہو گیا
جیسے وہ عقب سے ٹارزن کو تلوار مار کر اس کے دو
ٹکڑے کر دے گا۔

اب صورت حال یہ تھی کہ ٹارزن کا ایک دشمن
اس کے دائیں ہاتھ میں اوپر اٹھا ہوا تھا جبکہ ایک کی
گردن ٹارزن کے ہاتھ میں تھی اور جان نے ٹارزن کی
ٹانگ پکڑ رکھی تھی اور راجر ٹارزن کے عقب میں تھا۔
انہیں اس طرح گرتے دیکھ کر منکو بھی پیٹ پر ہاتھ
رکھے جھاڑیوں سے نکل آیا تھا۔ ٹارزن نے سمتھ کو سر
سے گھما کر پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا تھا اور
رابرٹ کو بھی ایک طرف اچھال دیا۔ اس سے پہلے کہ
راجر عقب سے ٹارزن کو تلوار مارتا اچانک جھاڑیوں سے
منکو نے اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے اپنے تیز

ناخن راجر کے منہ پر مارے تو راجر کے ہاتھوں سے
تلوار گر پڑی اور وہ چیختا ہوا گر گیا۔

ٹارزن نے ہاتھ گھما کر جان کو گردن سے پکڑا اور
اسے سر سے بلند کر کے پلٹتے ہوئے پوری قوت سے
پیچھے درخت پر دے مارا۔ جان درخت کے تنے سے
ٹکرایا اور وہ درخت کے قریب گر کر بری طرح سے
تڑپنے لگا۔ سمتھ اور رابرٹ نے اچھل کر ٹارزن پر حملہ
کرنے کی کوشش کی مگر ٹارزن نے ان دونوں کو جھپٹا
مار کر پکڑا اور ان دونوں کے سر ایک دوسرے سے
ٹکرا دیئے۔ دونوں کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں
اور وہ اچھل کر گر پڑے۔ ادھر راجر خود کو منکو سے
بچانے کی کوشش کر رہا تھا مگر منکو اس کی گردن سے
جونک کی طرح چپکا ہوا تھا۔ اس نے راجر کے منہ
اور اس کی گردن پر تیز اور نوکیلے پنجے مار مار کر اسے
لہولہان کر دیا تھا۔

ٹارزن نے آگے بڑھ کر رابرٹ کو دونوں ہاتھوں
سے اٹھایا اور اسے فضا میں گھماتے ہوئے اس زور سے
زمین پر مارا کہ اس کی بے شمار ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور

اس کے منہ اور ناک سے خون کا فوارہ سا پھوٹ نکلا۔
یہ دیکھ کر سمتھ کے ہوش اڑ گئے۔ وہ اٹھا اور تیزی
سے درختوں کی طرف بھاگا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر جان
بھی اس کے پیچھے لپکا۔ انہیں بھاگتے دیکھ کر ٹارزن
نے تلوار اٹھائی اور ان کے پیچھے بھاگنے لگا مگر سمتھ اور
جان چھلانگیں مارتے ہوئے درختوں کے جھنڈ میں
غائب ہو گئے تھے۔ ادھر منکو نے راجر کا نرخرہ دانتوں
سے چبا لیا تھا۔ راجر کی گردن سے خون فوارے کی
طرح پھوٹ رہا تھا اور وہ بھی چند لمحے تڑپ کر ہلاک
ہو گیا۔

ٹارزن جان اور سمتھ کے پیچھے بھاگ رہا تھا مگر وہ درختوں اور جھاڑیوں میں بھاگتے ہوئے شاید وہاں سے دور چلے گئے تھے۔

"سردار۔ کیا تم مہذب دنیا کے انسانوں کو ڈھونڈ رہے ہو"۔ درخت پر بیٹھے ہوئے ایک نیلے طوطے نے کہا جو ٹارزن کو تلوار لئے ادھر ادھر بھاگتا دیکھ رہا تھا۔

"ہاں۔ تم نے دیکھا ہے انہیں۔ کہاں گئے ہیں وہ"۔ ٹارزن نے طوطے سے پوچھا۔

"میں نے انہیں ساحل کی طرف جاتے دیکھا ہے سردار"۔ نیلے پروں والے طوطے نے کہا۔

"ساحل۔ اوہ۔ اس طرف تو ان کی کشتی ہے اور اس کشتی میں البرٹ موجود ہے"۔ ٹارزن نے پریشان

ہو کر کہا اور پھر وہ مڑا اور تیزی سے ساحل کی طرف دوڑنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں وہ ساحل پر پہنچ گیا۔ اس کی نظر جب ساحل پر موجود جان اور اس کے ساتھیوں کی کشتی پر پڑی تو وہ ٹھٹھک گیا۔ کشتی کے قریب جان اور اس کا دوست سمتھ موجود تھا۔ انہوں نے ایک بوڑھے اور کمزور سے انسان کو پکڑ رکھا تھا جس کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ اس داڑھی اور مونچھیں بے حد بڑھی ہوئی تھیں۔ اس بوڑھے کے جسم پر واقعی زخموں کے بے شمار نشان نظر آ رہے تھے۔ جان نے اس بوڑھے کو عقب سے پکڑ رکھا تھا اور سمتھ نے اس بوڑھے کے سر سے پسٹل لگا رکھا تھا۔

"آؤ۔ آؤ ٹارزن۔ ہمیں معلوم تھا کہ تم یہاں ضرور آؤ گے۔ پہچانو اس بوڑھے کو"۔ سمتھ نے ٹارزن کو دیکھ کر اونچی آواز میں کہا تو ٹارزن غراتا ہوا ان کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ اس نے ایک ہی نظر میں پہچان لیا تھا کہ وہ بوڑھا اور کوئی نہیں اس کا دوست البرٹ ہے۔ وہی البرٹ جس نے اس کے پاس ہیروں

کا باکس رکھوایا تھا اور وہ جان کا باپ تھا۔ البرٹ کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ شاید وہ بے ہوش تھا مگر اس کا پھولتا پچکتا سینہ دیکھ کر ٹارزن کو اندازہ ہو رہا تھا کہ البرٹ واقعی ابھی زندہ ہے۔

"بس ٹارزن رک جاؤ۔ اس سے آگے مت بڑھنا ورنہ میں البرٹ کو ہلاک کر دوں گا"۔ سمتھ نے چیختے ہوئے کہا تو ٹارزن رک گیا۔

"جان۔ البرٹ تمہارا باپ ہے۔ کیا تم اپنے باپ کو اس طرح ہلاک کرنے کا سوچ سکتے ہو"۔ ٹارزن نے جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا باپ ضرور ہے ٹارزن مگر اب یہ میرا دشمن ہے کیونکہ اس نے اپنی دولت مجھے دینے کی بجائے تمہارے حوالے کر دی ہے"۔ جان نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شرم کرو جان۔ یہ تمہارا باپ ہے۔ تمہیں شرم آنی چاہئے"۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب یہ میرا دشمن ہے"۔ جان نے ڈھیٹ بنتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ البرٹ میرا دوست ہے۔ اگر تم نے اسے ہلاک کیا تو تمہارے دوستوں کی طرح میں تم دونوں کو بھی ہلاک کر دوں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"فی الحال تم اپنی اور اپنے دوست کی فکر کرو ٹارزن۔ ہیروں کا باکس ہمیں لا دو ورنہ نہ تم بچو گے اور نہ تمہارا یہ دوست بچے گا"۔ سمتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تم دونوں کو آخری بار کہہ رہا ہوں کہ البرٹ کو چھوڑ دو"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اور میں بھی تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ ہیروں کا باکس ہمیں لا دو"۔ سمتھ نے جواباً غرا کر کہا اور اس نے پسٹل کے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھانا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر ٹارزن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اچانک ٹارزن کی نظر منکو پر پڑی جو جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا ایک بڑی سی چٹان کے قریب پہنچ گیا تھا جو ان کی کشتی سے کچھ ہی فاصلے پر تھی اور وہ دونوں البرٹ کو لئے اس چٹان کے پاس ہی کھڑے تھے۔

ٹارزن نے آنکھوں ہی آنکھوں میں منکو کو اشارہ کیا تو منکو اچانک اچھل کر چٹان پر آگیا۔ اس کے قدموں کی دھمک سن کر ان دونوں نے پلٹ کر دیکھا مگر اچانک منکو نے چھلانگ لگائی اور اڑتا ہوا سمتھ پر آ پڑا۔ اس نے چھلانگ اس انداز میں لگائی تھی کہ وہ سیدھا سمتھ کے پسٹل والے ہاتھ سے ٹکرایا تھا۔ زور دار جھٹکا لگنے کی وجہ سے سمتھ کے ہاتھ سے پسٹل نکل کر دور جا گرا۔ سمتھ کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ ان دونوں کی توجہ جیسے ہی منکو کی طرف ہوئی ٹارزن نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار پوری قوت سے سمتھ پر کھینچ ماری۔ تلوار کسی نیزے کی طرح اڑتی ہوئی سمتھ کے عین سینے میں جا گھسی۔ سمتھ کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ الٹ کر زمین پر گر گیا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔

سمتھ کو اس طرح تلوار لگتے دیکھ کر جان کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تڑپتے ہوئے سمتھ کو دیکھ رہا تھا۔ ٹارزن تیزی سے اس کی طرف بھاگا اور اس نے ایک زور دار مکا جان کے منہ پر مار

دیا۔ جان زور سے چیختا ہوا الٹ گیا۔ اس کے ہاتھوں سے البرٹ نکل گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ البرٹ گر پڑتا ٹارزن نے فوراً اسے سنبھال لیا۔ اس نے البرٹ کو احتیاط سے زمین پر لٹا دیا۔ یہ دیکھ کر جان بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھا اور اس نے ایک بار پھر جنگل کی طرف دوڑ لگا دی مگر ٹارزن اب بھلا اسے کیسے جانے دے سکتا تھا۔ ٹارزن نے سمتھ کا گرا ہوا پسٹل اٹھا لیا۔

"رک جاؤ ورنہ میں گولی چلا دوں گا"۔ ٹارزن نے چیخ کر کہا مگر جان نے جیسے ٹارزن کی آواز سنی ہی نہ تھی۔ وہ درختوں کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر ٹارزن نے اس کی ایک ٹانگ پر گولی چلا دی مگر یہ جان کی بدقسمتی تھی کہ گولی چلنے سے ایک لمحہ پہلے وہ ایک جھاڑی سے الجھ کر گرنے لگا تھا کہ ٹارزن کی چلائی ہوئی گولی اس کی ٹانگ میں لگنے کی بجائے اس کی کمر میں لگ گئی۔ جان کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ جھاڑیوں میں گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے ساکت ہو گیا۔ شاید گولی اس کے

دل میں جا گھسی تھی جبکہ سمتھ تلوار لگنے کی وجہ سے
پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا۔

"ہونہہ۔ خطرناک دشمن۔ ان خطرناک دشمنوں کا
موت کے گھاٹ اترنا بے حد ضروری تھا"۔ منگو نے
کہا۔

"ہاں۔ خاص طور پر ان دشمنوں کا جو دولت
حاصل کرنے کے لئے انسانوں کے بھی دشمن بن
جاتے ہیں۔ جان اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے
میں نے ان سے اپنے دوست کا بدلہ لے لیا ہے کیونکہ
انہوں نے میرے دوست کو بے حد تکلیفیں پہنچائی
تھیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"مجھے ایسے لوگوں سے بھی سخت نفرت ہے جو اپنے
ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں اور ان کا کہا نہ مان کر
برے دوستوں کی صحبت میں پڑ کر برے راستوں پر
چل پڑتے ہیں۔ پھر آخرکار ان کا انجام ایسا ہی ہوتا
ہے جیسا جان کا ہوا ہے"۔ منگو نے کہا۔

"ہاں۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں اور
انہیں دکھ دینے والوں کو ایسی ہی سزائیں ملتی ہیں۔ یا

تو وہ بے موت مارے جاتے ہیں یا پھر ساری زندگی
ذلت اور رسوائی کی زندگی بسر کرتے رہتے ہیں اور کوئی
انہیں پوچھنے والا نہیں ہوتا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے سردار"۔ منگو
نے پوچھا۔

"پڑا رہنے دو انہیں یہاں۔ ابھی تھوڑی دیر میں
یہاں درندے آ جائیں گے وہ خود ہی ان کے ٹکڑے
ٹکڑے کر کے کھا جائیں گے"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر
اس نے بے ہوش البرٹ کو اٹھایا اور اسے لے کر اپنی
جھونپڑی کی طرف چل پڑا۔

البرٹ کو جھونپڑی میں لا کر اس نے منگورا قبیلے کا
ایک حکیم بلایا۔ اس حکیم نے الرٹ کا علاج کیا اور
مرہم پٹی کر کے اسے ہوش میں لے آیا۔ البرٹ خود کو
ٹارزن کے سامنے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ ٹارزن نے
اسے اس کے بیٹے اور اس کے ساتھیوں کے بارے
میں ساری تفصیل بتائی تو اس کا چہرہ نفرت سے بگڑ
گیا۔

"اچھا کیا ٹارزن جو تم نے میرے نافرمان بیٹے اور اس

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں

کے بدمعاش ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ ان سب کا یہی انجام ہونا چاہیئے تھا۔ البرٹ نے کہا اور پھر وہ کئی روز ٹارزن کا مہمان رہا۔ ٹارزن نے منگورا قبیلے سے اس کی امانت ہیروں کا باکس لا کر اس کے حوالے کر دیا تھا۔ البرٹ نے ٹارزن کا شکریہ ادا کیا اور ایک نئی زندگی بسر کرنے کے لئے جان اور اس کے ساتھیوں کی کشتی میں سوار ہو کر واپس اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گیا۔

ختم شد

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں